گانا بجانا اور سننا

اسلام کی نظر میں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی
امام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی
الشیخ عبد العزیز بن باز حفظہ اللہ تعالی

ترجمہ و توضیح

حافظ ناصر محمود انور

مکتبہ دار السنۃ
ادارۃ الترجمۃ والطباعۃ۔ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام	گانا بجانا اور سننا (اسلام کی نظر میں)
ترجمہ و توضیح	حافظ ناصر محمود انور
کتابت	راؤ خورشید احمد تاج
طبع سوم	پانچ ہزار جون ۱۹۹۶ء
مطبع	شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
ناشر	مکتبہ دار السنہ لاہور
قیمت	۱۵ روپے

ملنے کے پتے

- فاروقی کتب خانہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ احیاء السنہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ سید احمد شہید لائبریری اردو بازار لاہور
- فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور
- احمد بک کارپوریشن اردو بازار راولپنڈی
- مکتبہ تفصیل اردو بازار لاہور
- مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ کراچی
- مکتبہ برہان اردو بازار کراچی
- علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی

فہرست عنوان

دیباچہ از ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا ۵

حرمت کے دلائل

قرآنِ پاک سے دلائل ۷

سنت سے دلائل ۹

گانے کی حرمت کے بارے میں چند علماء کے اقوال

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا بیان ۱۲

امام ابن قیمؒ کا بیان ۱۴

سعودی عرب کے مفتی اعظم عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ ۱۷

سلف صالحین اور علمائے کرام کے اقوال

عبداللہؓ بن مسعود کا قول ۲۰

علمائے احناف کے اقوال ۲۲
علمائے شافعیہ کے اقوال ۲۴
علمائے حنابلہ کے اقوال ۲۶
علمائے مالکیہ کے اقوال ۲۸

صوفیائے کرام کے اقوال

امام شہاب الدین سہروردیؒ کا قول ۲۹
شیخ نصیر الدین طرطوسیؒ کا قول ۳۰
امام ابو علی روباذیؒ کا قول ۳۱
شیخ عبد الحق محدثؒ دہلوی کا قول ۳۲
شیخ احمد سرہندی مجدد الفِ ثانیؒ کا قول ۳۳
گانے کی وعید کے بارے میں چند احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۴

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

زیرِ نظر کتابچے میں موسیقی اور آلاتِ موسیقی کی شرعی حیثیت واضح کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے اسے حرام اور شیطانی فعل قرار دیا ہے۔

موجودہ دور میں بعض ایسی بُرائیاں عام ہو گئی ہیں جن کے بُرا ہونے کا احساس مِٹتا جا رہا ہے۔ آج گھروں، بازاروں، بسوں ویگنوں میں اور سرِ عام موسیقی کا رواج ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور ڈِش انٹینا اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ کسی شریف النفس انسان کیلئے موسیقی اور فحش گانوں سے بچنا محال ہو گیا ہے کیونکہ اس کے کانوں میں زبردستی یہ چیزیں ٹھونسی جا رہی ہیں۔

عُلماءِ سُوء اور نام نہاد دانشوروں نے موسیقی اور آلاتِ موسیقی کے جائز ہونے کی جو دلیلیں دی ہیں وہ بے اصل ہیں اور کتاب و سُنّت کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

یہ کتابچہ دراصل "حکم الغناء" نامی کتاب کا ترجمہ ہے۔ البتہ اس کے آخر میں چند احادیث اور مختلف ائمہ کرام کے اقوال کا اضافہ کیا گیا ہے

جس سے اس کتابچے کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس مسئلے میں شرعی دلائل کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس بارے میں شرحِ صدر حاصل کریں اور دوسروں تک بھی شرعی حکم پہنچانے کی سعی کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو کتاب و سنت کے احکام کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے! (آمین)

ڈاکٹر راشد رندھاوا
۴۴۶۔ شادمان کالونی
لاہور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

گانا بجانا اور اسے سننا صریحاً برائی ہے اور شریعت اسلامیہ نے اسے حرام قرار دیا ہے یہ دلوں کی بیماری اور اس کی سختی کے اسباب میں سے ہے اور بعض علماء نے اس کی حرمت پر اجماع کا ذکر کیا ہے۔

حرمت کے دلائل

اس کے حرام ہونے کی بہت سی دلیلیں ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر ہم اس مختصر سی کتاب میں کر رہے ہیں۔

قرآنِ پاک سے دلائل

پہلی دلیل: اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اَلِيْمٌ ○

"لوگوں میں سے جو لہو بات خریدتا ہے تاکہ علم کے بغیر (لوگوں کو) اللہ تعالےٰ کی راہ سے بھٹکائے اور اسے مذاق بنائے۔ ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے یوں رُخ پھیرتا ہے گویا اُس نے اُنہیں سُنا ہی نہیں گویا اُس کے کانوں میں بہرہ پن ہے تو ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔"

(لقمان : ٦-٧)

امام واحدیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ اکثر مفسّرین کے نزدیک مذکورہ آیت میں "لہو الحدیث" سے مراد گانا ہے یہی بات امام المفسرین عبداللہ بن عباسؓ اور امام الفقہاء عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمائی ہے اور یہی مجاہدؒ اور عکرمہؒ کا قول ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں کہ "لہو الحدیث" سے مراد گانا ہی ہے۔

دوسری دلیل: ارشادِ باری تعالےٰ ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً.

"ان کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹی اور تالی کے سوا کچھ نہیں۔" (الانفال: ۳۵)

ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، عطیہؒ، مجاہدؒ، ضحاکؒ، حسنؒ اور قتادہؒ (ان تمام) کا کہنا ہے کہ "مُکاء" کے معنی سیٹی مارنا اور "تَصدِیَة" کا معنی تالی بجانا ہے۔

سُنّت سے دلائل

پہلی دلیل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.

"میری اُمّت میں سے ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال کرلیں گے" (بخاریؒ)

اس حدیث سے استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ "مَعازِف" ہر قسم کے گانے بجانے کے سامان کو کہتے ہیں۔ اہلِ لُغت کے درمیان اس میں کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ (اغاثۃ اللھفان جلد ۱ صفحہ ۲۶۰)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "یَسْتَحِلُّوْنَ" کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب اصلاً حرام ہیں لیکن وہ لوگ اسے حلال ٹھہرالیں گے۔

دوسری دلیل: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

يَمْسَخُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِيرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَيْسُوا يَشْهَدُونَ "أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ"؟ قَالَ: "بَلٰى" وَيَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ قِيلَ: فَمَا بَالُهُمْ؟ قَالَ اتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالدُّفُوفَ وَالْقَيْنَاتِ، فَبَاتُوا عَلٰى شُرْبِهِمْ وَلَهْوِهِمْ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ مُسِخُوا قِرَدَةً وَّخَنَازِيرَ.

آخری زمانہ میں اس اُمت کے کچھ لوگوں (کی شکلوں) کو مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! کیا وہ لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا، کیوں نہیں! بلکہ وہ روزے بھی رکھتے ہوں گے، نماز بھی پڑھتے ہوں گے اور حج بھی ادا کرتے ہوں گے۔ کہا گیا کہ آخر ان کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی

وجہ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا، وہ گانے بجانے کے آلات، دف اور ناچنے گانے والیاں اپنا لیں گے پھر شراب شباب اور کھیل تماشے میں اپنی رات گزاریں گے اور اس حال میں صبح کریں گے کہ ان (کی صورتوں) کو مسخ کرکے بندر اور خنزیر بنا دیا ہوگا۔ (اغاثۃ اللھفان جلد ا صفحہ ۲۶۵)

گانے کی حرمت کے بارے میں چند علماء کے اقوال

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کا بیان

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شیطانی احوال کو جو عظیم ترین چیزیں قوت پہنچاتی ہیں ان میں سے گانے اور لہو ولعب کی چیزوں کا سماع ہے اور یہ درحقیقت مشرکین کا سماع ہے یعنی ان چیزوں کا سننا مشرکین کا طور طریقہ ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشادِ مبارک ہے:

"ان کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹی اور تالی کے سوا کچھ نہیں"۔

(الانفال: ۳۵)

ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ "تصدیہ" کا معنی ہاتھ سے تالی بجانا اور "مکاء" کا معنی سیٹی مارنا ہے مشرکین نے اسی کو عبادت بنا رکھا تھا لیکن جہاں تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کا تعلق ہے تو ان کی عبادت کی شکل وہ تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم

دیا تھا یعنی نماز، تلاوت، ذکر واذکار اور مزید اسی طرح کی دوسری چیزیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کبھی بھی گانے کے سماع کی طرف راغب نہیں ہوئے، نہ ہاتھوں کے ساتھ تالی بجا کر اور نہ دف کے ساتھ۔

اس کے بعد شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ گانا سننے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُن کی روحانی حالت قرآن سننے کے وقت سکڑ جاتی ہے اور شیطان کی بانسریاں سنتے وقت طاقت ور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ گانا سننے والا رات دیر تک ناچتا رہتا ہے۔ لیکن جب نماز کی باری آتی ہے تو بیٹھ کر پڑھتا ہے یا نماز کو مرغ کی طرح چونچ مار کر ادا کر لیتا ہے۔ اسے قرآن پاک سننا ناگوار گزرتا ہے، وہ اس سے نفرت کرتا ہے اور بہ تکلف سنتا ہے۔ اُسے نہ قرآن سے محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا ذوق ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے سوز سے اُسے کوئی لذت ملتی ہے البتہ وہ تالی اور سیٹی (جیسی مختلف آوازیں) سننا پسند کرتا ہے اور اس موقع پر وہ طرح طرح سے وجد میں آتا ہے۔ یہ سب درحقیقت شیطانی احوال ہیں اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں داخل ہے:

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○

"جو رحمان (بے پایاں رحمت والے) کے ذکر سے اندھا ہو جاتا ہے تو ہم اس کے لیے شیطان مقرر کر دیتے ہیں چنانچہ وہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔"

(زخرف : ۳٦)

از (الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان)

امام ابنِ قیّم رحمہ اللہ کا بیان

امام ابنِ قیّم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ ربُّ العزت کے دشمن (شیطان) کے داؤ اور پھندے بہت سے ہیں جس کے اندر اُس نے عقل و علم اور دین کے کم نصیبوں کو گرفتار کیا اور جن کے ذریعہ جاہلوں اور باطل پرستوں کے دلوں کو شکار کیا۔ اُن میں سے ایک پھندا یہ ہے کہ سیٹی، تالی اور حرام آلات کے ذریعے گانے سُنے جائیں جو دلوں کو قرآن سے روکتے ہیں اور فسق و عصیان کا خُوگر بناتے ہیں۔

گانا درحقیقت شیطان کا کلام ہے نیز بندے اور رحمت والے پروردگار کے درمیان دبیز پردہ ہے۔ یہ لواطت اور زنا کا منتر ہے۔ اِس کے ذریعہ فاسق عاشق اپنے معشوق سے اپنی انتہائی مراد پالیتا ہے۔ اسی کے ذریعہ شیطان نے باطل پرست نفوس کو اپنے پھندے میں پھانسا، مکروہ دھوکے کے

طور پر اسے بنا سنوار کر پیش کیا اور اس کی عُمدگی پر باطل شبہوں کا وسوسہ ڈالا اور ان نفوس نے شیطان کی یہ وحی قبُول کر لی اور اس کی وجہ سے قرآنِ پاک کو پس پشت ڈال دیا۔ اگر آپ انہیں سماع کی دُھن کے موقع پر دیکھیں (تو یہ انکشاف ہوگا) کہ ان کی آوازیں بہکی ہوئی ہیں، حرکات بند ہیں، دِل سراپا گوش سُننے میں محو ہیں اور پھر بھی وہ ایسے لہراتے ہیں کہ نشہ میں بدمست آدمی بھی کیا لہرائے گا وہ اپنی حرکتوں کے اندر یوں مٹکتے اور تھِرکتے ہیں کہ تم نے زنخوں اور عورتوں کو ایسے مٹکتے اور تھِرکتے کیا دیکھا ہوگا اور ایسا ہونا بھی چاہیئے کیونکہ گانے کا خمار اُن کی رگ و پَے میں سرایت کر چکا ہوتا ہے۔

لہٰذا گانا ان کے اندر جام و مینا کی تاثیر سے بھی زیادہ سرایت کرتا ہے بلکہ کچھ شیطانی دل ایسے ہوتے ہیں جو وہاں پرشَق ہوئے ہیں اور کچھ ایسے مال ہوتے ہیں جو وہاں اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں خرچ کیے جاتے ہیں، یہ اپنی زندگی لذّت و طرب میں گزارتے ہیں اور لہو و لعب کو اپنا دین بنائے رکھتے ہیں شیطان کی بانسریاں ان کے نزدیک قرآنِ پاک کی سورتیں سُننے سے زیادہ محبُوب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی آدمی شروع سے آخر تک قرآن سنے تو اس میں کوئی حرکت نہ آئے گی اور نہ ہی اس کا کوئی خوابیدہ جذبہ بیدار ہوگا لیکن جب شیطانی گانے کی آواز بلند ہو یا شیطان کی بانسری کی آواز اس کے کان میں

داخل ہو تو اُس کے دل سے اُس کی آنکھوں پر وجد کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں اور اس کی آنکھیں بولتی ہیں، پاؤں وجد میں آجاتے ہیں اور تھرکنے لگتے ہیں، ہاتھ وجد میں آجاتے ہیں اور تالیاں بجانے لگتے ہیں اور تمام اعضا پر وجد طاری ہوجاتا ہے چنانچہ وہ جھومنے اور تھرکنے لگتا ہے، سانسوں میں مستی آجاتی ہے اور وہ چڑھنے لگتی ہے۔

اے فتنہ گر و مفتون! اور اپنے الٰہی حصّے کو شیطانی حصّے کے عوض بیچنے والے خاسر و بے مرام! تجھے یہ سوز و گداز قرآن سُنتے وقت کیوں نہیں ہوتا، یہ ذوق و وجد قرآنِ مجید کی تلاوت سے کیوں نہیں اُبھرتا؟

حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے جیسی چیز کی طرف جھکتا ہے اور اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ از (اغاثۃ اللہفان)

سعودی عرب کے مفتی اعظم

جناب محترم عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ

سوال: سائل عرض کرتا ہے کہ گانوں کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا وہ حرام ہیں یا نہیں؟ واضح رہے کہ میں انہیں محض تسلی کے لیے سنتا ہوں؟

نیز گٹار بجانے اور پرانے گانے سُننے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

نیز شادی کے موقع پر طبلہ وغیرہ بجانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ عبدالعزیز بن باز (مذکورہ سوال کے) جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ گانا سُننا حرام اور انتہائی برا فعل ہے اور یہ دلوں کی بیماری، ان کی سختی اور لوگوں کو اللہ رب العزت کے ذکر اور نماز سے روکنے کا سبب ہے بیشتر اہلِ علم نے اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

کی تفسیر یہی کی ہے کہ اس سے مراد گانا ہے اور جب گانے کے ساتھ موسیقی بھی ہو مثلاً بانسری، ستار اور طبلہ وغیرہ تو حُرمت اور بھی شدید ہوجاتی ہے

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ گانا آلۂ لہو (موسیقی) کے ساتھ متفقہ طور پر حرام ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپؐ نے فرمایا: "میری اُمت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور معازف کو حلال کرلیں گے"۔ (معازف گانے بجانے کے سازو سامان کو کہتے ہیں۔) (مجلہ دعوت شمارہ، ۹۰۲)

خیال رہے کہ غیر محرم عورت کی آواز بھی فتنہ ہے۔ شادی بیاہ کے موقع پر جہاں دَف کے ساتھ معمولی قسم کے نغمے گانے کی اجازت ہے وہاں اس بات کی بھی احتیاط ضروری ہے کہ غیر ضروری شور وشغب سے بچا جائے اور گھر کی عورتوں کی آوازیں غیر مردوں کے کانوں تک نہ پہنچیں۔

اور ان سب (وعیدوں) کے بعد آج بہت سے مسلمان گانے بجانے اور انہیں سُننے کو حلال سمجھ رہے ہیں، یا تو جہالت کی وجہ سے اور (میرے خیال میں) ایسے لوگوں کی ہی اکثریت ہے یا ضد میں آکر (لیکن مسلمانوں میں ایسے لوگ کم ہیں۔)

اللہ عزوجل کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو" بات سُنتے ہیں تو اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں اور یہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت یافتہ ہیں اور یہی عقل والے ہیں"۔

لہٰذا میں آپ کو اور دوسرے لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کیا کریں اور اللہ عزّوجل کا ذکر کیا کریں۔

اسی طرح میں آپ لوگوں کو یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ قرآنِ پاک کا نشریہ اور دیگر دینی پروگرام سنا کریں۔ ان دونوں میں بڑے فوائد ہیں نیز گانوں اور آلاتِ لہو کے سماع (موسیقی) سے بچنے کے لیے ایک اچھا مشغلہ بھی ہے۔

البتہ شادی کے موقع پر "دف" بجانے اور معمولی قسم کے نغمے گانے کی اجازت ہے جس میں نہ کسی حرام چیز کی دعوت ہو اور نہ کوئی ناجائز تعریف ہو اور وہ بھی رات کے وقت اور خاص عورتوں کے لیئے۔ جس کا مقصد محض یہ ہو کہ نکاح کی تشہیر ہو جائے نیز نکاح اور حرام میں فرق واضح ہو جائے جیسا کہ صحیح حدیث میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

لیکن جہاں تک طبلہ (اور ڈھول وغیرہ) کا تعلق ہے تو یہ نہ شادی کے موقع پر بجانا درست ہے اور نہ ہی کسی دوسرے موقع پر بلکہ شادی کے موقع پر صرف دف بجانے پر اکتفا کیا جائے، وہ بھی مرد نہیں بلکہ صرف عورتیں ایسا کر سکتی ہیں۔

سلف صالحین اور علمائے کرامؒ کے اقوال

عبداللہ ابن مسعودؓ کا قول

ایک مرتبہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر کوفہ کے نواح سے ہوا جہاں ایک مکان میں فاسق وفاجر لوگوں کا اجتماع تھا شراب وشباب کی محفل گرم تھی۔ ذاذان نامی ایک گویا گٹار بجا کر انتہائی خوش الحانی سے کچھ گا رہا تھا۔ ابنِ مسعودؓ نے جب اس کی آواز سُنی تو فرمایا، "یہ کتنی عمدہ آواز ہے کاش! یہ آواز تلاوتِ قرآنِ پاک کے لیے خاص ہوتی۔" یہ کہہ کر ابنِ مسعودؓ اپنی چادر سر پہ ڈال کر وہاں سے گزر گئے۔ ذاذان نے آپ کی آواز سن کر اپنے مصاحبین سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟

لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی ہیں اور تمہاری آواز سن کر یہ فرما گئے ہیں۔ یہ بات سنتے ہی ذاذان پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی، اُس نے آلاتِ موسیقی توڑ دیئے اور خود عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زار و قطار رونے لگا۔

عبداللہؓ بن مسعود نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا اور رونے لگے اور پھر فرمایا کہ "میں کیوں ایسے شخص سے محبت نہ کروں جسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور اس نے گناہ سے توبہ کر لی۔"

بعد ازاں ذاذان نے عبداللہؓ بن مسعود کی رفاقت اختیار کر لی، آپ سے قرآن سیکھا اور علمِ دین حاصل کیا اور اس میں مہارت حاصل کر کے امامِ وقت کہلائے۔

(غنیۃ الطالبین)

علمائے احناف کے اقوال

- علامہ ابوبکر جصاصؒ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے سورۃ الفرقان کی آیت "لَا يَشْهَدُونَ الزُّوْرَ" ۱؎ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ "زُور" سے مراد گانا ہے ۲؎
- امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ پیشہ ور گانے والے کی شہادت قابلِ قبول نہیں۔ ۳؎
- علامہ محمد طاہر بن احمد بخاریؒ نے امام محمدؒ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ بانسری اور گانا بجانا حرام ہے۔
- شیخ علی بن ابی بکرؒ فرماتے ہیں کہ پیشہ ور گانا گانے والے کی شہادت قابلِ قبول نہیں کیونکہ وہ لوگوں کو گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کے لیے اُبھارتا ہے۔ ۴؎

۱۔ احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۴۲۸
۲۔ المبسوط جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۲، ہدایہ کتاب الشہادات جلد ۳ صفحہ ۱۶۲
۳۔ خلاصہ الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۳۵۷
۴۔ ہدایہ کتاب الشہادات جلد ۳ صفحہ ۱۶۲

- امام ابن ہمام رحمۃ اللہ نے شیخ علی بن بکرؒ کے مذکورہ قول کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ فقہائے اس بات کی تصریح کی ہے کہ لہو و لعب یا مال کمانے کے لیے گانا بجانا حرام ہے۔ ۵؎

۵۔ فتح القدیر جلد ۶ صفحہ ۳۶

علمائے شافعیہ کے اقوال

علماء شافعیہ کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ اجنبی عورت یا کم سن لڑکے سے گانا سُننا حرام ہے خواہ وہ بغیر آلاتِ موسیقی کے ہی کیوں نہ ہو۔

- ○ قاضی ابو الطیبؒ فرماتے ہیں، انہوں نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ اجنبی عورت سے گانا سُننا ہر حالت میں حرام ہے خواہ وہ عورت پردے کے پیچھے ہی کیوں نہ بیٹھی ہو۔ [۱]
- ○ قاضی ابو الحسنؒ کہتے ہیں کہ اجنبی عورت سے گانا سُننا حرام ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔
- ○ شیخ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ عورت کی آواز پردہ ہے اس کا گانا سُننا حرام ہے خواہ فتنہ کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ [۲]
- ○ امام شافعیؒ نے ایسے شخص کے بارے میں واضح کیا ہے جو گانے

۱۔ عوارف المعارف صفحہ ۱۸۷

۲۔ کف الرعاع جلد ۱ صفحہ ۲۷

بجانے کو مستقل پیشہ بناتا ہے کہ اس کی شہادت رد کر دی جائے گی، وجہ یہ ہے کہ گانا بجانا ایک ناپسندیدہ اور مکروہ مشغلہ ہے جو باطل فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔ [۳]

۳۔ الأم جلد ۸ صفحہ ۳۱۱، احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۰۰

علمائے حنابلہ کے اقوال

○ امام احمدؒ سے مروی ہے کہ صرف آخرت کی جانب رغبت دلانے والے اشعار کہنا جائز ہیں، ان کے علاوہ گانے بجانے کی تمام صورتیں جو آج کل رواج پا چکی ہیں، ناجائز ہیں۔

○ علامہ ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ گانا بجانا امام احمدؒ کے نزدیک جائز نہیں اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ لوگوں نے اس معاملے میں کیا کیا جدتیں پیدا کیں ہیں تو اللہ جانے کیا حکم دیتے؟ ۱؎

○ علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ فقہائے حنابلہؒ کا قول ہے کہ گانا گانے والے اور رقاص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

○ علامہ مرداویؒ کہتے ہیں کہ ایسا نغمہ اور نوحہ سننا جو آلاتِ موسیقی کے بغیر ہو مکروہ ہے اور جو آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو حرام ہے۔ ۲؎

۱۔ تلبیس ابلیس صفحہ ۳۰۰

۲۔ الانصاف جلد ۱۲ صفحہ

○ امام احمدؒ اگر کسی کے پاس آلاتِ موسیقی دیکھ لیتے تو اسے چھین کر توڑ ڈالتے نیز امام احمدؒ سے آلاتِ موسیقی سے شغل رکھنے والے کے لیے سزا اور تعزیر بھی منقول ہے۔ ۳؎

۳۔ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر صفحہ ۱۴۲

عُلمائے مالکیہؒ کے اقوال

- امام مالکؒ کہتے ہیں کہ گانا بجانا صرف فاسق و فاجر لوگوں کی محفلوں میں ہوتا ہے اور یہی مسلک اہلِ مدینہ کا ہے۔ ۱ے
- حارث محاسبیؒ کہتے ہیں کہ گانا بجانا اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار ۲ے
علامہ ابنِ رشدؒ فرماتے ہیں کہ گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی سے لطف اُٹھانا جائز نہیں۔ صرف نکاح کے موقع پر دف بجانے کی اجازت دی گئی ہے اور اگر دف وغیرہ پر گھنگرو وغیرہ لگے ہوں تو یہ بھی حرام ہے ۳ے
- امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے صوفیائے نے موسیقی کے آلات کے ساتھ گانا سُننے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل حرام ہے ۴ے

۱۔ مواہب الجلیل جلد ۴ صفحہ ۶

۲۔ رسالہ المسترشدین صفحہ ۷۰

۳۔ مواہب الجلیل جلد ۴ صفحہ ۶

۴۔ تفسیر قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۵۴

صُوفیائے کرامؒ کے اقوال

اِمام شہاب الدین سہروردیؒ کا قول

اِمام شہاب الدین سہرفردیؒ کہتے ہیں ...... چونکہ سماع کی راہ سے فِتنہ عام ہے اور لوگوں میں سے نیکی جاتی رہتی ہے اور اس راہ میں وقت برباد ہوتا ہے، عبادات کی لذت کم ہو جاتی ہے نفسانی خواہشات کی تسکین اور ناچنے گانے والوں سے لُطف اندوز ہونے کے لیے سماع کی محفلیں منعقد کرنے کا شوق بار بار پیدا ہوتا ہے حالانکہ یہ بات مخفی نہیں کہ اِس قسم کے اجتماعات صُوفیاء کے ہاں ناجائز اور مردُود ہیں۔

(عوارف المعارف صفحہ ۱۸۷)

شیخ نصیر الدین طرطوسیؒ کا قول

شیخ نصیر الدین طرطوسیؒ سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ ایک جگہ بیٹھ کر پہلے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک شخص اُٹھ کر اشعار گاتا ہے پھر سب مست ہو کر رقص کرتے ہیں اور دف وغیرہ بجاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کے ساتھ شریک ہونا جائز ہے؟ امام موصوف نے جواب دیا کہ اکابرینِ صوفیاء کے نزدیک ایسا کرنا غلط اور گمراہی ہے۔ اسلام تو صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور سنّتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔

(کف الرعاع جلد ۱ صفحہ ۵۱)

امام ابُو علی رُوباذیؒ کا قول

امام ابو علی روباذیؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص آلاتِ موسیقی سے لُطف اندوز ہوتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال ہے کیوں کہ میں اتنا پہنچا ہوا ہوں کہ احوال کا اختلاف مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔؟ آپ نے جواب دیا " ہاں وہ پہنچا ہوا ہے۔ مگر کہاں؟ جہنم میں۔"

(کفُّ الرّعاع جلد ۱ صفحہ ۵۳)

شیخ سجزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے ہاں مجلس ہو رہی تھی اور سماع کا مسئلہ زیرِ گفتگو تھا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے عرض کیا کہ آپ کے لیے تو جب چاہیں سماع مباح ہو جائے اس لیے کہ آپ کے لیے حلال ہے؟ حضرت نے فرمایا، نہیں جو چیز حرام ہوتی ہے وہ کسی ایک کے لیے حلال نہیں ہوتی اور جو چیز حلال ہوتی ہے وہ کسی شخص کے کہنے سے حرام نہیں ہو جاتی۔

(فوائد الفواد صفحہ ۴۲۳)

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کا قول

شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلویؒ ذِکر کرتے کہ ایک دن حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے کچھ مریدین نے ایک مجلس منعقد کی اور عورتوں سے دف کے ساتھ گانا سُننے لگے۔ شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اُٹھ کر مجلس سے باہر جانے لگے مگر آپ کے ساتھی وہیں بیٹھے رہے، آپ نے فرمایا، یہ خلافِ سُنّت فعل ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کیا آپ سماع کا انکار کرتے ہیں اور اپنے پیر کے راستے کو چھوڑتے ہیں؟ شیخ نے جواب دیا، کسی کا عمل حُجّت نہیں، حُجّت صرف کتاب و سُنّت ہی ہے۔

(اخبار الاخیار)

شیخ عبد الحق محدّث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے مریدین کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا فرمان ہے کہ جو شخص راگ کو باجوں کے ساتھ سُنے وہ ہماری بیعت و ارادت سے نکل گیا۔

(السُّنّۃُ الجلیّۃ صفحہ ٨٥)

شیخ احمد سرہندی مجدّد الفِ ثانیؒ کا قول

آیات، احادیث اور فقہی روایات گانے بجانے کی حُرمت میں اس قدر ہیں کہ ان کا شمار مُشکل ہے۔ اگر کوئی شخص منسوخ روایت یا شاذ روایت کو گانے کے مباح ہونے کی دلیل میں پیش کرے تو وہ ہرگز قابلِ اعتبار نہیں۔ کسی فقیہ نے کسی زمانے میں سرود کے مباح ہونے کا فتویٰ نہیں دیا ہے اور نہ ہی رقص و پاکوبی کو جائز رکھا ہے۔"

(مکتوبات۔ دفترِ اوّل، مکتوب نمبر ٢٦٦)

ایک اور مکتوب میں مجدد صاحبؒ تحریر کرتے ہیں کہ گانے بجانے کی طرف رغبت نہ کریں اور اس سے لذّت حاصل کرنے پر فریفتہ نہ ہوں کیونکہ وہ ایسا زہر ہے جس میں شکر یا شہد ملا ہوا ہے۔"

(مکتوبات۔ دفترِ سوم، مکتوب نمبر ٣٤)

گانے کی وعید کے بارے میں

احادیثِ نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس اُمت میں بھی دھنسنے، صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہونگے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا، جب گانے بجانے والی عورتوں اور آلاتِ موسیقی کا رواج عام ہوجائیگا اور کثرت سے شراب پی جانے لگے گی۔ (ترمذی)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّتْ بِهَا الْبَلَاءُ وَفِيْهِ وَاتُّخِذَ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ.

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری اُمت پندرہ چیزوں کی عادی ہوجائے گی تو اس پر مصائب نازل ہوں گے۔ آپؐ نے ان پندرہ چیزوں میں سے ایک یہ بھی بتائی کہ جب گانے بجانے والیاں اور آلاتِ موسیقی عام ہوجائیں گے (ترمذی)

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعَ صَوْتَ زُمَّارَةِ رَاعٍ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَعَدَلَ رَاحِلَتَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا نَافِعُ اَتَسْمَعُ؟ فَاَقُوْلُ نَعَمْ! فَيَمْضِيْ حَتّٰى قُلْتُ لَا. فَرَفَعَ يَدَهُ وَعَدَلَ رَاحِلَتَهُ اِلَى الطَّرِيْقِ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ زُمَّارَةَ رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا

نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (ایک مرتبہ) ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنے دونوں کانوں پر انگلیاں رکھ دیں اور سواری کا رُخ راستے سے موڑ لیا۔ پھر کہنے لگے، اے نافع! کیا اب بھی تجھے

آواز سنائی رہی ہے؟ (نافعؒ کہتے ہیں) میں نے کہا، جی ہاں! ابن عمرؓ چلتے رہے حتیٰ کہ میں نے کہا، اب آواز آنا بند ہوگئی ہے۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے اپنے کانوں پر سے ہاتھ اُٹھا لیے اور سواری کا رُخ (دوبارہ) سیدھے راستے پر موڑ لیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے چرواہے کی بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۸، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۶۷۴)

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ.

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ عنقریب میری اُمت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام بدل دیں گے ان کے سروں پر آلاتِ موسیقی اور گانے بجانے والیاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو خنزیر اور بندر بنا دے گا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۳، ابنِ ماجہ صفحہ ۳۰۰)

امام ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۹۷، تہذیب السنن لابن القیمؒ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْكُوْبَةُ حَرَامٌ وَالدُّفُّ حَرَامٌ وَالْمَزَامِیْرُ حَرَامٌ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ طبلہ حرام ہے، شراب حرام اور گانے بجانے کے آلات حرام ہیں۔ (بیہقی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِیَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَیْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گانا وغیرہ سُننا گناہ ہے، اس کے لیے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔

(نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۱۰۰)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِكَسْرِ الْمَزَامِیْرِ.

(نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۱۰۰)

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آلات موسیقی توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۱۰۰)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا ثَمَنُ الْقَيْنَةِ سُحْتٌ وَغِنَاءُهَا حَرَامٌ۔

عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مرفوعاً ذکر کرتے ہیں کہ گانے بجانے والی کی کمائی اور اس کا گانا دونوں حرام ہیں۔

(نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۱۰۰)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ (بیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْغِنَاءِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ وَنَهٰى عَنِ النَّمِيْمَةِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى النَّمِيْمَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے

(ہمیں) گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا اور (اسی طرح) آپ نے چغلی کھانے اور چغلی کی باتیں سننے سے بھی منع فرمایا۔

(طبرانی، الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۹۰)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ اِلٰى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَّ اللّٰهُ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص گانے بجانے والی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کا گانا سنے گا، قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۳)

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى صَوْتِ غِنَاءٍ لَمْ يُؤْذَنْ اَنْ يَسْتَمِعَ اِلَى صَوْتِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْكَنْزِ وَمَنِ الرُّوْحَانِيُّوْنَ قَالَ قُرَّاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص (اس دنیا میں) گانا سنتا ہے وہ جنّت میں "رُوحَانِیُّون" کی آواز سُننے سے محروم رہے گا۔ کنزالعمّال میں اضافہ ہے کہ (کسی نے پُوچھا) "رُوحانِیُّون" سے کون مراد ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جنّت کے قُرّاء۔
(کنزُالعمّال جلد ۷ صفحہ ۳۳۹)

مذکورہ احادیث میں سے بعض احادیث صحیح ہیں اور بعض حسن درجہ کی ہیں۔ ان تمام احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر قسم کا گانا بجانا اور سُننا مطلقاً حرام ہے۔ کوئی بھی مسلمان ان شرعی دلائل کو پڑھنے کے بعد اس شیطانی فعل کے جائز اور حرام ہونے پر شک نہیں کرسکتا۔ اللہ ربُ العزت سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)